www.KitaboSunnat.com

تحقیق وتنقید ۔ از غازی عزیز

ابتدائے ہجرت میں

غارِ جبل الثور کے دہانہ پر رونما ہونیوالے معجزات کا جائزہ

عام طور پر مشہور ہے کہ جب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے ہجرت کا اِذن مل گیا تو آپؐ ہجرت کے آغاز میں اپنے رفیقِ سفر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ جبل الثور کے غار میں تین رات تک پوشیدہ رہے جو بقولِ علامہ شبلی نعمانی مرحوم "آج بھی موجود ہے اور بوسہ گاہِ خلائق ہے"[1] ان دونوں کے غار میں پہنچنے کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حکم سے غار کے منہ پر بنولے یا ببول کا ایک درخت اُگا دیا تھا۔ جس کی شاخیں فوراً پھیل کر غار پر چھا گئی تھیں، پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک مکڑی آئی اور اس نے غار کے منہ پر اپنا جالا تان دیا اِس کے بعد اللہ تعالیٰ نے کبوتروں کے ایک جنگلی جوڑے کو حکم فرمایا۔ پس انہوں نے غار کے منہ پر اپنا گھونسلہ بنا لیا۔ بعض روایتوں میں یہ بھی ملتا ہے کہ ان کبوتروں نے اس گھونسلہ میں انڈے بھی دیئے تھے۔ بعض تاریخی روایتیں بھی یہ بتاتی ہیں کہ جس مکڑی نے غار جبل الثور کے دہانہ پر جالا تانا تھا، اس کو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے قبل ہی اس غار پر مامور کر دیا گیا تھا[2] آپؐ کے غار سے

---

[1] سیرۃ النبی از شبلی نعمانی، ج ۱، صفحہ ۲۷۲۔ (نوٹ: یہ تاریخی غار جبل الثور میں آج بھی موجود ہے لیکن اس کا خلائق کیلئے بوسہ گاہ ہونا قطعاً بے بنیاد اور شرعاً ثابت نہیں ہے۔ علماء کا اتفاق ہے کہ حجرِ اسود کے سوا کسی دوسرے مقام کا بوسہ غیر مسنون بلکہ بدعت ہے۔)

[2] الوفا بأحوال المصطفیٰؐ للامام ابن الجوزیؒ، ج ۱، صفحہ ۲۳۸، یہ روایت قطعاً ناقابلِ (باقی حاشیہ صفحہ ۳۴ پر)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رخصت ہونے کے بعد وہ مکڑی بھی وہاں سے چلی گئی تھی ۔ ظاہر ہے یہ سب کچھ اسلئے کیا گیا تاکہ مشرکین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں سرگرداں تھے ان کو وہاں آپؐ کی موجودگی کا گمان نہ ہونے پائے۔

اگرچہ اکثر اصحاب سیر نے ان واقعات کو اپنی تصانیف[۴] میں درج کیا ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ ان تمام تاریخی قصص پر اعتماد کرنے کے لئے کتب احادیث میں کوئی ٹھوس بنیاد موجود نہیں ہے۔ ہجرت کے واقعہ میں مستند تاریخی روایات اور احادیث سے جو بات ثابت ہوتی ہے وہ زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ آپ دونوں حضرات غار جبل الثور میں تین رات تک روپوش رہے۔ باقی درخت کے دفعتہً اُگ آنے، مکڑی کے جالا بننے، کبوتروں کے گھونسلہ بنانے اور اُسمیں انڈا دینے یا اس جیسے اور دوسرے تمام قصص سے متعلق جتنی بھی روایات ملتی ہیں وہ یا تو "ضعیف" ہیں یا پھر "منکر"۔ اسی باعث بعض اوّلین سیرت نگاروں مثلاً ابن ہشامؒ وغیرہ نے بقول ڈاکٹر محمد حسین ہیکل مصری "ان قصص کو اپنی سیرت کی کتب میں درج نہیں کیا ہے[۵]"

متاخرین میں سے بھی بعض اصحاب سیر (مثلاً علامہ شبلی[۶] نعمانی اور سید سلیمان ندوی

(بقیہ حاشیہ صفحہ کا) اعتبار ہے۔ اس کو مؤرخ واقدی الکذاب نے اپنے شیوخ سے روایت کیا ہے لیکن افسوس کہ ابن الجوزیؒ نے اس کی صحت پر کوئی کلام نہیں کیا ہے۔

۴۔ الوفاء بأحوال المصطفیٰؐ لابن الجوزیؒ ج ۱، صفحہ ۲۳۰، مختصر سیرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم للشیخ محمد بن عبد الوہابؒ، صفحہ ۹۳، مختصر سیرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم للشیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہابؒ صفحہ ۱۶۸، اصح السیر از حکیم عبدالرؤف دانا پوری صفحہ ۱۰۶، سیرۃ النبیؐ از شبلی نعمانی ج ۱، صفحہ ۲۷۲، سیرت النبیؐ از سید سلیمان ندوی، ج ۳، صفحہ ۷۶۶، حیوٰۃ محمدؐ (انگریزی ترجمہ) از ڈاکٹر محمد حسین ہیکل مصری صفحہ ۱۶۴۔۱۶۵، المواہب اللدنیہ للقسطلانیؒ وشرح المواہب للزرقانیؒ وغیرہ۔

۵۔ حیوٰۃ محمدؐ (انگریزی ترجمہ) از ڈاکٹر محمد حسین ہیکل مصری صفحہ ۱۶۵۔۱۶۶۔

۶۔ علامہ شبلی نعمانی مرحوم نے اپنی "سیرت النبیؐ" میں جہاں ہجرت کے واقعات درج کئے وہاں کتب احادیث کی بعض معتبر روایات (بالخصوص صحیح بخاریؒ کی روایت) میں حسب منشاء جا بجا تحریف سے کام لیا ہے جو لائق مذمت ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ) نے ان روایات کو بیان کرنے کے بعد ان کی صحت پر کلام کیا ہے۔

ایک مستشرق ایمل ڈرمینگھم ان افسانوی نوعیت کے واقعات کو اپنی کتاب "حیوٰۃ محمدؐ" میں ذکر کرنے کے بعد تمسخرانہ انداز پر لکھتا ہے:

"صرف یہ تینوں چیزیں ہی وہ معجزات ہیں جن کو مستند مسلمان تاریخ میں محفوظ کیا گیا ہے ___ مکڑی کا جالا، فاختہ (پرندہ) کا عشق اور پھول کا کھلنا ___ یہ تینوں معجزات تو اللہ کی اس زمین پر ہی ہر روز ہوا کرتے ہیں[۱]"

اب ذیل میں اس واقعہ سے متعلق کتب احادیث میں وارد ہونے والی تمام روایات پر ناقدانہ بحث پیش کی جاتی ہے۔ اس واقعہ سے متعلق پہلی روایت حسب ذیل ہے:

۱۔ تَشَاوَرَتْ قُرَيْشٌ لَيْلَةً بِمَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَصْبَحَ فَأَثْبِتُوهُ بِالْوَثَاقِ يُرِيدُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلِ اقْتُلُوهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ أَخْرِجُوهُ فَاطَّلَعَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ عَلَى ذٰلِكَ فَبَاتَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى فِرَاشِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحِقَ بِالْغَارِ وَبَاتَ الْمُشْرِكُونَ يَحْرُسُونَ عَلِيًّا يَحْسَبُونَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحُوا ثَارُوا إِلَيْهِ فَلَمَّا رَأَوْا عَلِيًّا رَدَّ اللهُ مَكْرَهُمْ فَقَالُوا: أَيْنَ صَاحِبُكَ هٰذَا؟ قَالَ لَا أَدْرِي فَاقْتَصُّوا أَثَرَهُ فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ اخْتَلَطَ عَلَيْهِمْ فَصَعِدُوا فِي الْجَبَلِ فَمَرُّوا بِالْغَارِ فَرَأَوْا نَسْجَ الْعَنْكَبُوتِ عَلَى بَابِهِ

---

۱ THE LIFE OF MUHAMMAD BY EMIL DERMENGHAM, TRANSLATED BY; ARABELLA YORKE, PAGE: 149, THE DIAL PRESS NEW YORK, 1930.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالُوْا، لَوْ دَخَلَ هٰهُنَا لَمْ يَكُنْ نَسْجُ الْعَنْكَبُوْتِ عَلٰى بَابِهٖ فَمَكَثَ فِيْهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ۔

"قریش نے مکہ میں ایک رات مشورہ کیا، بعض نے کہا جب صبح ہو تو اسے (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کو قابو کر لو، بعض نے کہا نہیں بلکہ قتل کر دو، بعض نے کہا نہیں اسے یہاں سے نکال باہر کرو۔ ان کے اس مشورہ کی اطلاع اللہ عزوجل نے اپنے نبیؐ کو دے دی۔ پس علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر رات بسر کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکل آئے حتیٰ کہ غار میں جا پہنچے۔ اور مشرکین حضرت علیؓ کا پہرہ دیتے رہے، وہ یہی سمجھ رہے تھے کہ (بستر پر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جب صبح ہوئی تو وہ اُن پر پل پڑے لیکن جب انہوں نے (وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بجائے) حضرت علیؓ کو دیکھا، اللہ تعالیٰ نے ان کی تدبیر ناکام کر دی تھی، وہ کہنے لگے کہ آپؐ کا یہ ساتھی کہاں ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں، پھر (مشرکین) آپؐ کے قدموں کے نشانات ڈھونڈتے ہوئے چل دیئے، جب پہاڑ تک پہنچے تو نشانات گڈمڈ ہو گئے۔ پھر وہ لوگ پہاڑ پر چڑھے، جب غار کے پاس سے گزرے تو غار کے دروازہ پر مکڑی کا جالا دیکھا۔ کہنے لگے اگر وہ اس غار میں داخل ہوتے تو اس دروازہ پر یہ جالا نہ ہوتا (لہٰذا واپس چلے گئے) پھر آپؐ اس غار میں تین رات رہے۔"

اس حدیث کی تخریج عبدالرزاق ابن العامؒ نے قرآنِ کریم کی آیت "وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ أَوْ يَقْتُلُوْكَ أَوْ يُخْرِجُوْكَ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ[1]" (ترجمہ: "اور وہ وقت بھی یاد کرنے کے قابل ہے جبکہ منکرینِ حق تیرے خلاف تدبیریں سوچ رہے تھے کہ تجھے قید کر دیں یا قتل کر ڈالیں، یا

[1] سورۃ الأنفال، ۳۰۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلاوطن کردیں، وہ اپنی تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ اپنی تدبیر کر رہا تھا اور اللہ تو سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے") کی تفسیر کے تحت اپنی "مصنف"[1] میں عبدالرزاق ابن الھمام ؒ کے طریق سے امام احمد بن حنبل ؒ نے اپنی "مسند"[2] میں اور طبرانی ؒ نے "المعجم الکبیر"[3] میں بطریق "معمر أخبرنی عثمان الجزری عن مقسم مولی ابن عباس أخبرہ ابن عباس فی قولہ تعالیٰ: وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الخ، قَالَ: فَذَكَرَهُ" ان کے علاوہ اس حدیث کو امام ابن کثیر ؒ نے اپنی تفسیر[4] اور البدایہ والنہایہ[5] میں، خطیب تبریزی ؒ نے مشکوٰۃ المصابیح[6] میں، علامہ ھیثمی ؒ نے "مجمع الزوائد"[7] میں اور امام ابن الجوزی ؒ نے "الوفاء بأحوال المصطفیٰ"[8] وغیرہ میں وارد کیا ہے۔

اس روایت کے متعلق امام ابن کثیر ؒ فرماتے ہیں:

وَهٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ وَهُوَ مِنْ أَجْوَدِ مَا رُوِيَ فِي قِصَّةِ الْعَنْكَبُوتِ عَلٰى فَمِ الْغَارِ[9]

مگر یہاں ابن کثیر ؒ سے اس حدیث کی "تحسین" میں خطا ہوئی ہے کیونکہ اس کی سند "حسن" نہیں بلکہ "ضعیف" ہے جیسا کہ آگے ثابت کیا جائے گا۔

اور مولانا سید سلیمان ندوی مرحوم فرماتے ہیں:

"اس واقعہ کی بہترین روایت وہ ہے جو مسند احمد بن حنبل ؒ میں

---

[1] مصنف عبدالرزاق ؒ ج ۵، صفحہ ۳۸۹۔

[2] مسند احمد ؒ حدیث ۳۲۵۱۔

[3] المعجم الکبیر للطبرانی، ج ۱۱، صفحہ ۴۰۷، حدیث ۱۲۱۵۵۔

[4] تفسیر ابن کثیر ؒ، ج ۲، صفحہ ۲۶۳۔

[5] البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر ؒ، ج ۳، صفحہ ۱۸۱۔

[6] مشکوٰۃ المصابیح للخطیب التبریزی ؒ، صفحہ ۵۴۲۔

[7] مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للہیثمی ؒ، ج ۷، صفحہ ۲۷۔

[8] الوفاء بأحوال المصطفیٰ لابن الجوزی ؒ، ج ۱، صفحہ ۲۳۰۔

[9] البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر ؒ، ج ۳، صفحہ ۱۸۱۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں : ...... لیکن ان الفاظ سے اس واقعہ کا غیر معمولی ہونا ظاہر نہیں ہوتا۔ البتہ اس روایت کی بناء پر اس کو تائیدات میں جگہ دی جاسکتی ہے تاہم یہ روایت بھی قائم نہیں[1]" الخ

اس روایت کے "ضعف" کی علت اس کی سند میں راوی "عثمان الجزری" کا وجود ہے۔ اسماء الرجال کی کتب میں "عثمان بن ساج الجزری" اور "عثمان بن عمرو بن ساج الجزری" کے تراجم ملتے ہیں۔ بعض محققین نے ان دونوں کو ایک ہی راوی بتایا ہے اور بعض ان دونوں کو الگ الگ راوی بتاتے ہیں۔ اگر یہ دو مختلف راوی ہوں تو ان میں سے اس سند میں وارد "عثمان الجزری" کون ہے اس کا تعین مشکل ہے، بہر حال اگر یہ "عثمان بن عمرو بن ساج الجزری" ہو تو اس کی نسبت امام ذہبیؒ فرماتے ہیں :

"ابو حاتم الرازی کا قول ہے کہ اس کے ساتھ حجت نہیں ہے"

امام ابن حجرؒ فرماتے ہیں :

"اس میں ضعف ہے"

امام ذہبیؒ نے اسے "کتاب الضعفاء" میں وارد کرکے اسے "متکلم فیہ" بتایا ہے۔

علامہ ہیثمیؒ فرماتے ہیں :

"ابن حبانؒ نے اس کی توثیق کی ہے لیکن ان کے علاوہ دوسروں نے اس کی تضعیف کی ہے"

لیکن چونکہ ابن حبان کی توثیق ان کے معروف تساہل کی بناء پر عندالمحدثین کوئی وزن نہیں رکھتی۔ لہذا یہ راوی "ضعیف" اور ناقابل حجت ہی قرار پائے گا، جیسا کہ امام ذہبیؒ، ابو حاتم الرازی اور امام ابن حجر عسقلانی وغیرہ رحمہم اللہ نے فرمایا ہے۔

"عثمان بن عمرو بن ساج الجزری" کے تفصیلی ترجمہ کے لئے تقریب التہذیب لابن حجرؒ، تہذیب التہذیب لابن حجرؒ، التاریخ الکبیر للبخاریؒ، میزان الاعتدال للذہبیؒ، کتاب الجرح والتعدیل لابن ابی حاتمؒ، مجمع الزوائد للہیثمیؒ، فارس، مجمع الزوائد للزغلول اور سلسلۃ

[1] سیرت النبیؐ از سید سلیمان ندوی، ج ۳، صفحہ ۷۶۶۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی وغیرہ ملاحظہ فرمائیں [۱]

اگر زیر مطالعہ حدیث کی سند میں وارد راوی "عثمان بن عمرو بن ساج الجزری" کے بجائے صرف "عثمان بن ساج الجزری" ہو اور ان دونوں کو دو مختلف راوی تسلیم کیا جائے تو بھی بات نہیں بنتی کیونکہ اس کے متعلق حافظ ابنِ حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں:

"یہ وہ نہیں جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے اور اس کا حال غیر معروف ہے۔"

علامہ رحمہ اللہ کا یہ قول "تہذیب التہذیب" میں موجود ہے۔

امام عقیلیؒ فرماتے ہیں:

"لَا یُتَابَعُ عَلَیْہِ"

امام بخاریؒ نے "التاریخ الکبیر" میں اور امام ابن أبی حاتم الرازیؒ نے "الجرح والتعدیل" میں اس کا ذکر کیا ہے لیکن کوئی جرح نقل نہیں کی ہے۔

علامہ ہیثمیؒ نے بھی "مجمع الزوائد" کے ایک مقام پر راوی "عثمان الجزری" کی جہالت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:

"مجھے اس کا ترجمہ نہیں ملا۔"

مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں، میزان الاعتدال للذہبیؒ، الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ، مجمع الزوائد للہیثمیؒ اور فہارس مجمع الزوائد للزغلول [۲] وغیرہ۔

پس ثابت ہوا کہ اس روایت کی سند میں وارد راوی خواہ "عثمان بن ساج

---

[۱] تقریب التہذیب لابن حجرؒ، ج ۲، صفحہ ۱۲۔ تہذیب التہذیب لابن حجرؒ، ج ۷، صفحہ ۱۴۲۔ التاریخ الکبیر للبخاری، ج ۳، صفحہ ۲۲۷۔ میزان الاعتدال للذہبیؒ ج ۳، صفحہ ۴۹۔ کتاب الجرح والتعدیل لابن أبی حاتمؒ، ج ۳، صفحہ ۱۶۳۔ مجمع الزوائد للہیثمیؒ ج ۷، صفحہ ۲۷۔ فہارس مجمع الزوائد للزغلول ج ۳، صفحہ ۴۴۶ وسلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی، ج ۳، صفحہ ۲۶۲۔

[۲] میزان الاعتدال للذہبیؒ ج ۳، صفحہ ۳۴۔ الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ، ج ۳، صفحہ ۲۰۴، مجمع الزوائد للہیثمیؒ ج ۴، صفحہ ۲۴، ج ۹، صفحہ ۱۰۲ وفہارس مجمع الزوائد للزغلول ج ۳، صفحہ ۳۴۵۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجزری"، ہو یا "عثمان بن عمرو بن ساج الجزری" یا یہ دونوں ایک ہی شخص کے نام ہوں، بہر حال پایۂ اعتبار سے ساقط ہے۔ اب ذیل میں اس حدیث کے متعلق چند محققین کی رائے بھی ملاحظہ فرمالیں:

علامہ ہیثمیؒ فرماتے ہیں:

"اسے امام احمدؒ اور طبرانیؒ نے روایت کیا ہے لیکن اس کی سند میں عثمان بن عمرو بن الجزری ہے جس کی ابن حبانؒ نے توثیق کی ہے لیکن ان کے علاوہ (باقی) دوسروں نے تضعیف کی ہے۔ اس سند کے باقی رجال صحیح کے رجال ہیں[۱۵]"

علامہ شیخ محمد ناصر الدین الألبانی حفظہ اللہ اس روایت کو "ضعیف[۱۶]" قرار دیتے ہیں۔ اور علامہ شیخ احمد شاکرؒ نے بھی اپنی "تعلیقات علی المسند" میں اس حدیث کے متعلق "فی إسنادہ نظر" تحریر فرمایا ہے۔

اس واقعہ سے متعلق دوسری روایت جو اصلاً قرآن کریم کی آیت، إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا الخ۔ میں[۱۷] لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا" کی تفسیر سے متعلق مشہور ہے۔ اس روایت کا متن حسب ذیل ہے:

۲۔ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ إِلَى الْغَارِ

---

۱۵ مجمع الزوائد للہیثمیؒ ج ۷، صفحہ ۲۷۔

۱۶ سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی ج ۳، صفحہ ۲۶۲۔

۱۷ سورۃ التوبۃ: ۴۰ (ترجمہ: تم نے اگر نبیؐ کی مدد نہیں کی تو کچھ پرواہ نہیں، اللہ تعالیٰ ان کی مدد اس وقت کر چکا ہے جب کافروں نے اسے نکال دیا تھا، جب وہ صرف دو میں کا دوسرا تھا، جب وہ دونوں غار میں تھے، جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کر۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے، اس وقت اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی طرف سے سکونِ قلب نازل کیا اور اس کی مدد ایسے لشکروں سے کی جو تم کو نظر نہ آتے تھے اور کافروں کا بول نیچا کر دیا الخ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَدَخَلَا فِيهِ فَجَاءَتِ الْعَنْكَبُوتُ فَنَسَجَتْ عَلَى بَابِ الْغَارِ وَجَاءَتْ قُرَيْشٌ يَطْلُبُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا إِذَا رَأَوْا عَلَى بَابِ الْغَارِ نَسْجَ الْعَنْكَبُوتِ قَالُوا: لَمْ يَدْخُلْهُ أَحَدٌ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا يُصَلِّي وَأَبُوبَكْرٍ يَرْتَقِبُ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي هٰؤُلَاءِ قَوْمُكَ يَطْلُبُونَكَ أَمَا وَاللّٰهِ مَا عَلَى نَفْسِي أَبْكِي وَلٰكِنْ مَخَافَةَ أَنْ أَرٰى فِيكَ مَا أَكْرَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غار پر گئے اور اس میں داخل ہو گئے، تب ایک مکڑی آئی جس نے غار کے دروازے پر اپنا جالا تان لیا۔ جب قریش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طلب میں وہاں آنکلے اور انہوں نے غار کے دروازہ پر مکڑی کا جالا دیکھا تو کہنے لگے: اس میں کوئی داخل نہیں ہوا ہے، اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (غار میں) کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ مرتقب تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ کی قوم آپ کی تلاش میں ہے، بخدا مجھے اپنی ذات کا کوئی خوف و رنج نہیں مگر مجھے آپ کے متعلق خوف ہے (کہ کہیں ان کی نظر آپ پر نہ پڑ جائے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: غم نہ کرو، اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے"

اس کی تخریج حافظ ابوبکر القاضی رحمہ اللہ نے "مسند ابوبکر رضی اللہ عنہ" میں بطریق "بشار الخفاف قال حدثنا جعفر بن سلیمان قال حدثنا ابو عمران الجونی قال حدثنا المعلی بن زیاد عن الحسن قال: "فذکرہ" کی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ وغیرہ نے بھی اس کو وارد کیا ہے۔ لیکن یہ روایت بھی سنداً "ضعیف" ہے۔ اس کے "ضعف" کی پہلی علت روایت کا "مرسل" ہوتا ہے۔ اس کی سند میں "حسن بن أبي الحسن البصري رحمہ اللہ" موجود ہیں جو تابعین کے سادات میں سے صالح، ثقہ، فاضل مشہور اور صاحبِ سنت ہیں لیکن بقول امام ابنِ حجر عسقلانی رحمہ اللہ "کثیر الارسال والتدلیس ہیں"

بزار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

"ایک ایسی جماعت سے روایت کرتے ہیں جن سے ان کا سماع نہیں ہے"

"حسن البصری رحمہ اللہ" کے ترجمہ کے لئے تقریب التہذیب لابنِ حجر رحمہ اللہ، معرفۃ الثقات للعجلی رحمہ اللہ، تعریف اہل التقدیس لابنِ حجر رحمہ اللہ، کتاب الکنیٰ لامام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، جامع التحصیل للعلائی رحمہ اللہ، تہذیب الکمال للمزی رحمہ اللہ، تحفۃ الأحوذی للمبارکفوری رحمہ اللہ، سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی اور سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ للألبانی وغیرہ ملاحظہ فرمائیں۔ یہی "حسن بن ابی الحسن البصری رحمہ اللہ" اس روایت کے "ارسال" کے ذمہ دار ہیں۔

اس روایت کے "ضعف" کی دوسری علت اس کی سند میں راوی "بشار بن موسیٰ الخفاف" کی موجودگی ہے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے "بشار الخفاف" کو اپنی کتاب "الضعفاء" میں وارد کیا ہے:

امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

[1] البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر رحمہ اللہ ج ۲، صفحہ ۱۸۱۔

[2] تقریب التہذیب لابن حجر رحمہ اللہ ج ۱، صفحہ ۱۶۵، تہذیب التہذیب لابن حجر رحمہ اللہ، ج ۳ صفحہ ۲۶، تعریف اہل التقدیس لابن حجر صفحہ ۲۹، الکنیٰ لاحمد بن حنبل صفحہ ۶۴، معرفۃ الثقات للعجلی رحمہ اللہ ج ۱ صفحہ ۲۹۲، جامع التحصیل للعلائی صفحہ ۱۲۵، تہذیب الکمال للمزی رحمہ اللہ ج ۱ صفحہ ۲۵۵-۲۵۹، تحفۃ الأحوذی للمبارکفوری رحمہ اللہ ج ۱ صفحہ ۲۹۲، سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی ج ۱ صفحہ ۸۵، ۲۱۰، ۲۴۳، ۳۳۸، ۳۴۸، ۳۶۳، ۴۹۲، ج ۲ صفحہ ۲۵، ۱۱۵، ۱۳۰، ۳۴۳، ۳۷۰، ۴۱۵، ج ۳ صفحہ ۲۲۰، ۲۶۱، ۲۷۷، ۳۰۱، ۳۸۵، ۴۷۷، ۵۷۲، ۶۴۳، ج ۴ صفحہ ۳۵، ۱۴۰، ۱۵۰، ۲۰۷، ۲۴۵، ۲۷۹، ۲۸۵، ۳۳۸، ۴۳۲، ۴۵۸ اور سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ للألبانی ج ۱ صفحہ ۲۷۴، ۳۹۹، ۴۴۹، ۴۶۱، ۴۷۷، ۶۱۳، ۶۶۱، ۶۸۸، ۷۸۰، ۸۱۴، ج ۲ صفحہ ۳، ۱۹، ۱۰۶، ۱۵۳، ۱۷۲، ۲۱۱، ۵۱۰، ۵۸۶، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۱۱، ۶۱۴، ۶۳۷، ج ۴ صفحہ ۱۱۸، ۲۹۲، ۳۲۰۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ثقہ نہیں ہے"

امام ابنِ حجر عسقلانیؒ کا قول ہے:

"ضعیف، کثیر الغلط، کثیر الحدیث ہے"

ابو حاتم الرازیؒ فرماتے ہیں:

"ثقہ نہیں ہے"

امام ذہبیؒ "میزان الاعتدال" میں فرماتے ہیں:

"امام بخاریؒ کا قول ہے کہ میں نے اس سے مروی روایات کو لکھا لیکن پھر اس کی حدیثوں کو ترک کر دیا"

یحییٰؒ اور نسائیؒ کہتے ہیں کہ:

"وہ ثقہ نہیں ہے"

ابو زرعہؒ کا قول ہے کہ:

"ضعیف ہے"

ابنِ عدیؒ فرماتے ہیں کہ:

"مجھے ابن المدینیؒ کی نسبت خبر ملی ہے کہ وہ اس کے بارے میں اچھا کہا کرتے تھے"

امام احمدؒ بھی اس کے متعلق اچھی رائے رکھتے تھے۔

لیکن ابنِ معینؒ کا قول ہے کہ:

"بشار الخفاف دجالوں میں سے ہے"

(بشار بن موسیٰ الخفاف کے تفصیلی ترجمہ کے لیے ملاحظہ فرمائیں: تقریب التہذیب لابن حجرؒ، تہذیب التہذیب لابن حجرؒ، الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ، میزان الاعتدال للذہبیؒ، الضعفاء والمتروکون للنسائیؒ، التاریخ الکبیر للبخاریؒ، الکامل فی الضعفاء لابنِ عدیؒ، المجروح فی الضعفاء والمتروکین للسیرفان اور سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی وغیرہ۔)

لہ تقریب التہذیب لابنِ حجرؒ ج۱ صفحہ ۹۷، تہذیب التہذیب لابن حجرؒ ج۱ صفحہ ۴۴۱، میزان الاعتدال للذہبیؒ ج۱ صفحہ ۳۱۰، الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ ج۱ صفحہ ۱۴۶-۱۴۷، الضعفاء والمتروکون (باقی حاشیہ صفحہ ۲۲ پر)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس ثابت ہوا کہ یہ دوسری حدیث بھی "ضعیف" ہے اگرچہ اس کے متعلق امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

"یہ حدیث حسن بصریؒ سے مرسلاً مروی ہے لیکن چونکہ اس کیلئے ایک دوسری حدیث شاہد ہے اس لیئے یہ درجہ حسن کو جا پہنچی ہے"[۱]

علامہ ابن کثیرؒ کا یہ دعویٰ بھی سابقہ حدیث کے متعلق اُن کی تحقیق کی طرح غلط ہے اس حدیث کے لئے امام ابن کثیرؒ جس دوسری حدیث کی شہادت پیش کرنا چاہتے ہیں وہ مسند احمدؒ کی ہی سابقہ حدیث ہے، اور وہ خود "ضعیف" ہے۔

علامہ شیخ محمد ناصر الدین الألبانی حفظہ اللہ نے بھی اس حدیث کو "ضعیف" قرار دیا ہے[۲]

اب اس سلسلہ کی سب سے زیادہ مشہور تیسری روایت پیش خدمت ہے۔ اسمیں آپ کو غار کے منہ پر مکڑی کے جالے کے ساتھ ایک درخت کے دفعتاً اُگ آنے اور اپنی شاخوں سے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھپا لینے، اور کبوتروں کے ایک جنگلی جوڑے کا وہاں گھونسلہ بنا لینے کا ذکر بھی نظر آئے گا۔ یہ روایت اس طرح ہے:

۳۔ لَیْلَةَ الْغَارِ أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ شَجَرَةً فَنَبَتَتْ فِیْ وَجْهِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَتَرَتْهُ وَأَمَرَ اللّٰهُ الْعَنْكَبُوْتَ فَنَسَجَتْ فِیْ وَجْهِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَتَرَتْهُ وَأَمَرَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى حَمَامَتَیْنِ وَحْشِیَّتَیْنِ فَوَقَفَتَا بِفَمِ الْغَارِ وَأَقْبَلَ فِتْیَانُ قُرَیْشٍ مِنْ كُلِّ بَطْنٍ رَجُلٌ بِعِصِیِّهِمْ وَهِرَاوَاتِهِمْ وَسُیُوْفِهِمْ حَتّٰى إِذَا كَانُوْا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْرَ أَرْبَعِیْنَ ذِرَاعًا تَعَجَّلَ بَعْضُهُمْ یَنْظُرُ إِلَى الْغَارِ فَرَأٰى حَمَامَتَیْنِ بِفَمِ الْغَارِ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۱ کا) للنسائی ترجمہ نمبر ۸۰، التاریخ الکبیر للبخاریؒ ج ۲ صفحہ ۱۳۰، الکامل فی الضعفاء لابن عدیؒ ج ۲ صفحہ ۲۵۷، المجموع فی الضعفاء والمتروکین للسیروان صفحہ ۷۵، سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی ج ۳، صفحہ ۲۶۱۔

[۱] البدایۃ والنہایۃ لابن کثیرؒ ج ۳، صفحہ ۱۸۱۔

[۲] سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی ج ۳، صفحہ ۲۶۱۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالُوا: مَا لَكَ لَمْ تَنْظُرْ فِي الْغَارِ، قَالَ رَأَيْتُ حَمَامَتَيْنِ بِفَمِ الْغَارِ فَعَرَفْتُ أَنْ لَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ فَعَرَفَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ دَرَأَ عَنْهُمْ بِهِمَا فَدَعَا لَهُنَّ وَسَمَّتَ عَلَيْهِنَّ وَفَرَضَ جَزَاءَهُنَّ وَاتَّخَذْنَ فِي الْحَرَمِ۔

اس روایت کو طبرانیؒ نے "المعجم الکبیر" میں، بزارؒ نے اپنی "مسند" میں، ابونعیمؒ نے "دلائل" میں، بیہقیؒ نے "دلائل النبوۃ" میں، ھیثمیؒ نے "کشف الاستار عن زوائد البزار" اور "مجمع الزوائد و منبع الفوائد" میں، ابن سعدؒ نے "الطبقات" میں، مخلصؒ نے "فوائد المنتقاۃ" میں، شریف ابوعلی الھاشمیؒ نے "فوائد المنتقاۃ" میں، خیثمہ الأطرابلسیؒ نے "فضائل الصدّیق" میں، ذہبیؒ نے میزان الاعتدال فی نقد الرّجال" میں، عقیلیؒ نے "الضعفاء الکبیر" میں، قسطلانیؒ نے "المواہب اللدنیۃ میں اور زرقانیؒ نے "شرح المواہب اللدنیہ" وغیرہ[۵۷] میں بطریق "مسلم بن ابراہیم حدثنا عون بن عمرو القیسی (اخو رباح) قال سمعت ابو مصعب المکی یقول أدرکت أنس بن مالک وزید بن أرقم والمغیرۃ بن شعبۃ سمعتھم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرہ" روایت کیا ہے۔

ابوعلی شریف الھاشمیؒ فرماتے ہیں:

"اس میں ابومصعب المکی کا حضرت انسؓ اور ان سب کے ساتھ جنہوں نے ان کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے کا تفرد ہے ہمیں مسلم بن ابراہیم عن عون بن عمرو القیسی عن ابی مصعب کے اس طریق کے علاوہ ایسی اور کسی روایت کا علم نہیں[۵۸] ہے۔"

۵۷ المعجم الکبیر للطبرانیؒ ج ۲۰ صفحہ ۴۴۳ حدیث ۱۰۸۲، مسند البزارؒ ج ۲ صفحہ ۲۹۹، دلائل أبی نعیمؒ ج ۲ صفحہ ۱۱۱، دلائل النبوۃ للبیہقیؒ ج ۳ صفحہ ۴۸۱-۴۸۲، کشف الأستار عن زوائد البزار للھیثمیؒ حدیث ۱۷۴۱، مجمع الزوائد و منبع الفوائد للہیثمیؒ ج ۶ صفحہ ۵۳، الطبقات لابن سعدؒ ج ۱ صفحہ ۲۲۸-۲۲۹، فوائد المنتقاۃ للمخلصؒ ج ۱-۲ صفحہ ۱۷-۱۳، فوائد المنتقاۃ لأبی علی الھاشمیؒ ج ۱ صفحہ ۱۰۸، فضائل الصدّیق للخیثمہؒ ج ۲ صفحہ ۱۶، میزان الاعتدال للذہبیؒ ج ۳ صفحہ ۳۰۶، الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ ج ۳ صفحہ ۴۲۲-۴۲۳۔

۵۸ فوائد المنتقاۃ للھاشمیؒ ج ۱ صفحہ ۱۰۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ حافظ عماد الدین ابن کثیرؒ اپنی تاریخ میں فرماتے ہیں :

"یہ حدیث بہت زیادہ غریب ہے[۱]"

اور علامہ ہیثمیؒ فرماتے ہیں :

"اسے بزارؒ اور طبرانیؒ نے روایت کیا ہے لیکن اس کی اسناد میں مجہول رواۃ کی ایک جماعت موجود ہے[۲]"

واقعہ یہ ہے کہ اس سند میں "عون بن عمرو القیسی (عوین)" اور "ابو مصعب المکی" دونوں پایۂ اعتبار سے گرے ہوئے ہیں۔ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد امام عقیلیؒ "الضعفاء الکبیر" میں فرماتے ہیں :

"اس میں عون کی متابعت نہیں ہے اور ابو مصعب مجہول شخص ہے[۳]"

امام ذہبیؒ نے بھی "ابو مصعب المکی" کی جہالت کے متعلق تحریر فرمایا ہے :

لَا یُعْرَفُ[۴]۔

اور بزارؒ اس کی جہالت کی طرف یوں اشارہ فرماتے ہیں :

"ہمیں علم نہیں کہ اس کو عون بن عمرو کے علاوہ بھی کسی نے روایت کیا ہو اور ابو مصعب المکی جو ہے اس کے متعلق ہمیں علم نہیں کہ اس سے عوین کے علاوہ اور کسی نے بھی روایت کی ہو[۵]"

امام ذہبیؒ فرماتے ہیں :

"عون کی نسبت یحییٰ بن معینؒ کا قول ہے، لَا شَیْئَ۔

اور امام بخاریؒ فرماتے ہیں :

---

۱ البدایۃ والنہایۃ لابن کثیرؒ ج ۳، صفحہ ۱۸۲۔

۲ مجمع الزوائد للہیثمیؒ ج ۶ صفحہ ۵۳۔

۳ الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ ج ۳ صفحہ ۴۲۳۔

۴ میزان الاعتدال للذہبیؒ ج ۳ صفحہ ۳۰۷۔

۵ مسند البزارؒ ج ۲ صفحہ ۲۹۹۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"منکر الحدیث مجہول ہے"[۵۱]

امام ذہبیؒ نے "عون بن عمرو القیسی" کے ترجمہ میں اس سے مروی دو منکر روایات کا بھی تذکرہ کیا ہے جن میں سے ایک روایت یہی ہے۔

امام عقیلیؒ نے بھی "عون بن عمرو القیسی التیمی" کے ترجمہ میں یہی حدیث نقل کی ہے اور اس کے متعلق فرمایا ہے:

وَيُقَالُ عَوْنٌ لَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ[۵۲]

علامہ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

"مجھے اس کا ترجمہ نہیں ملا"

(عون بن عمرو القیسی" کے تفصیلی ترجمہ کے لئے الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ، میزان الاعتدال للذہبیؒ، مجمع الزوائد للہیثمیؒ، فہارس مجمع الزوائد للبسیونی للزغلول اور سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی وغیرہ اور "ابومصعب المکی" کے ترجمہ کے لئے میزان الاعتدال للذہبیؒ، الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ اور سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی وغیرہ[۵۳] کی طرف رجوع فرمائیں۔)

محدثِ عصر علامہ شیخ محمد ناصر الدین الألبانی حفظہ اللہ، علامہ شبلی نعمانیؒ اور مولانا سید سلیمان ندوی مرحوم نے بھی اس روایت کو "منکر" اور ساقط الاعتبار قرار دیا ہے[۵۵]۔

طبقات ابن سعد میں یہی روایت ایک اور طریق سے وارد ہوئی ہے۔ لیکن اس

---

۵۱ میزان الاعتدال للذہبیؒ ج ۳ صفحہ ۳۰۴۔

۵۲ الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ ج ۳ صفحہ ۴۲۳۔

۵۳ الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ ج ۳ صفحہ ۴۲۳، میزان الاعتدال للذہبی ج ۳ صفحہ ۳۰۶، مجمع الزوائد للہیثمیؒ ج ۳ صفحہ ۲۳۱، فہارس مجمع الزوائد للبسیونی الزغلول ج ۳ صفحہ ۳۶۴، سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی ج ۳ صفحہ ۲۶۰۔

۵۴ میزان الاعتدال للذہبیؒ ج ۴ صفحہ ۳۰۷، الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ ج ۳ صفحہ ۴۲۳، سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی ج ۳ صفحہ ۲۶۰۔

۵۵ سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی ج ۳ صفحہ ۲۶۰۔ سیرت النبیؐ از شبلی نعمانی ج ۱ صفحہ ۲۷۲، سیرت النبیؐ از سید سلیمان ندوی ج ۳ صفحہ ۷۶۵۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طریق کو روایت کرنے والا شخص مشہور " مؤرخ واقدی الکذاب" ہے۔ جو عند المحدثین انتہائی مجروح بلکہ پایۂ اعتبار سے ساقط ہے۔ اس روایت کو دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ واقدی الکذاب نے ہجرت سے متعلق آنے والی متعدد روایتوں کو یکجا کر کے ایک مشترک روایت از خود تیار کرلی ہے۔ واللہ أعلم۔

اِس واقعہ ہجرت کی تحقیق کے سلسلہ میں اگر قرآنِ کریم کا بغور مطالعہ کیا جائے تو سورۂ توبہ کی آیت ۴۰ جو اوپر پیش کی جاچکی ہے میں " وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا (ترجمہ: اور اس کی مدد ایسے لشکروں سے کی جو تم کو نظر نہ آتے تھے) کے الفاظ بھی ان تمام مکڑی کے جالا، شجر اور کبوتروں کے گھونسلہ والی احادیث کے "ضعف" کا تقاضا و تاکید کرتے نظر آئیں گے کیونکہ یہ آیت صریحاً اعلان کررہی ہے کہ ان دونوں حضرات کی نصرت و تائید نظر نہ آنے والے "جنود" کے ذریعے عمل میں آئی تھی۔ جبکہ زیرِ مطالعہ احادیث قرآنِ کریم کی اس صریح آیت کے صریح مفہوم کو جھٹلا کر یہ ثابت کرنے کے درپے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت ہونے یا ببول کے درخت کے دفعتاً اُگ آنے یا عنکبوت کے جالا تان دینے اور جنگلی کبوتروں کے گھونسلہ بنالینے کی وجہ سے ہوئی۔ عین ممکن ہے کہ سورۂ توبہ کی آیت ۴۰ میں "جنود" سے مراد شجر، عنکبوت اور کبوتروں کے بجائے "ملائکہ" ہوں جو کفارِ مکہ کی نظروں اور چہروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے سے پھیر دینے کے لئے نازل ہوئے ہوں، جیسا کہ امام بغویؒ وغیرہ نے اپنی "تفسیر" میں اس آیت کے تحت لکھا ہے:

وَهُمُ الْمَلَائِكَةُ نَزَلُوا يَصْرِفُونَ وُجُوهَ الْكُفَّارِ وَأَبْصَارَهُمْ عَنْ رُؤْيَتِهِ[۱]

امام ابن کثیرؒ، امام جلال الدین، شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب وغیرہ رحمہم اللہ نے بھی یہاں "جنود" سے مراد "ملائکہ" ہی لئے ہیں[۲]۔

۱؎ تفسیر بغویؒ ج ۴ صفحہ ۱۷۲۔

۲؎ تفسیر ابن کثیرؒ ج ۲ صفحہ ۳۱۰، تفسیر جلالین برحاشیہ قرآن الکریم ص۱۵۸، مختصر سیرۃ الرسول صلعم للشیخ عبداللہؒ صفحہ ۱۹۸ و معارف القرآن از مفتی شفیع ج ۴ صفحہ ۳۷۵، ۳۸۰ وغیرہ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض احادیث میں بھی اس موقع پر ملائکہ کا نزول مذکور ہے جو "جنود" کے اس مفہوم و معنی کے لئے مزید شاہد و مؤید ہے۔ چنانچہ طبرانیؒ نے ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے قصہ میں حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ سے مطولاً تخریج فرمائی ہے:

وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْنَا بِمَكَّةَ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمٌ مِنْ ذٰلِكَ جَاءَنَا فِي الظَّهِيْرَةِ فَقَالَتْ يَا أَبَتِ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِأَبِي وَأُمِّي مَا جَاءَ بِهِ هٰذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا أَمْرٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ شَعَرْتَ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَذِنَ لِي فِي الْخُرُوْجِ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ فَالصَّحَابَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصَّحَابَةَ قَالَ ارْتَفِعِيْ رَاحِلَتَيْنِ قَدْ عَلَفْتُهُمَا مُنْذُ كَذَا وَكَذَا انْتِظَارًا لِهٰذَا الْيَوْمِ فَخُذْ إِحْدَاهُمَا فَقَالَ بِثَمَنِهَا يَا أَبَابَكْرٍ فَقَالَ بِثَمَنِهَا بِأَبِي وَأُمِّي إِنْ شِئْتَ قَالَتْ فَهَيَّأْنَا لَهُمْ سُفْرَةً ثُمَّ قَطَعَتْ نِطَاقَهَا فَرَبَطَتْهَا بِبَعْضِهِ فَخَرَجَا فَمَكَثَا فِي الْغَارِ فِي جَبَلِ ثَوْرٍ فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَيْهِ دَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ الْغَارَ قَبْلَهُ فَلَمْ يَتْرُكْ فِيْهِ جُحْرًا إِلَّا أَدْخَلَ فِيْهِ أُصْبُعَهُ مَخَافَةً أَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ هَامَّةٌ وَخَرَجَتْ قُرَيْشٌ حِيْنَ فَقَدُوْهُمَا فِي بُغَائِهِمَا وَجَعَلُوْا فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ نَاقَةٍ وَخَرَجُوْا يَطُوْفُوْنَ فِي جِبَالِ مَكَّةَ حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى الْجَبَلِ الَّذِي هُمَا فِيْهِ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ لِرَجُلٍ مُوَاجِهِ الْغَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيَرَانَا فَقَالَ كَلَّا إِنَّ مَلَائِكَةً تَسْتُرُنَا بِأَجْنِحَتِهَا فَجَلَسَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ قُبَالَ مُوَاجِهِ الْغَارِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ يَرَانَا مَا فَعَلَ هٰذَا فَمَكَثَا ثَلَاثَ لَيَالٍ[1] الخ۔

[1] المعجم الکبیر للطبرانیؒ ج ۲۴/۲ صفحہ ۱۰۶، ۲۸۲ و مجمع الزوائد للہیثمیؒ ج ۶ صفحہ ۵۲، ۵۴۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں (ہجرت سے قبل) ہمارے پاس ہر روز دو مرتبہ (صبح وشام) تشریف لاتے تھے۔ اس معمول کے خلاف کبھی نہیں ہوا تھا سوائے اس دن کہ جب آپؐ ہمارے پاس دوپہر کو تشریف لائے۔ میں نے اپنے والد سے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، میرے باپ آپؐ پر قربان، آپؐ اس وقت جو تشریف لائے ہیں تو یقیناً کوئی حکم ضروری ہے پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہاں سے خروج کی اجازت دیدی ہے۔ ابوبکرؓ نے ساتھ جانے کے لئے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی، آپؐ نے قبول فرمالیا۔ پھر ابوبکرؓ نے عرض کیا میرے پاس دو سواریاں ہیں جنہیں میں نے اس دن کے انتظار میں خوب کھلا پلا کر سفر کے لئے تیار کیا ہے، پس ان میں سے ایک آپؐ لے لیں۔ آپؐ نے فرمایا، اے ابوبکرؓ اسے قیمتاً لے لوں گا۔ ابوبکرؓ نے عرض کیا، میرے ماں باپ آپؐ پر قربان، اگر آپؐ قیمتاً چاہتے ہیں تو ایسا ہی سہی۔ حضرت اسماءؓ آگے بیان کرتی ہیں، ہم نے جلدی جلدی توشۂ سفر جمع کیا، پھر میں نے اپنا کمربند کاٹ کر اس کے ایک ٹکڑے سے سامانِ سفر کو باندھا۔ پھر آپ دونوں نکلے اور جبلِ ثور کے غار میں جا ٹھہرے۔ جب غار پر پہنچے تو اس میں آپؐ سے قبل ابوبکرؓ داخل ہوئے اور اس میں کوئی سوراخ ایسا نہ چھوڑا جس میں اپنی انگلی نہ ڈالی ہو، اس خوف سے کہ اس میں کوئی زہریلی چیز نہ ہو۔ قریشِ مکہ اس وقت آپؐ کی تلاش میں نکل پڑے، جب انہوں نے آپ دونوں کو اپنے درمیان سے غائب پایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بازیافت کرنے والے کیلئے انہوں نے سو اونٹوں کا انعام بھی مقرر کیا۔ مکہ کی تمام پہاڑیوں کا چکر لگاتے ہوئے وہ لوگ بالآخر اس پہاڑ تک پہنچے کہ جس میں آپ دونوں چھپے ہوئے تھے۔ اس وقت ابوبکرؓ نے ایک شخص کو غار کی طرف متوجہ دیکھ کر کہا، یارسول اللہ کہیں دیکھ نہ لیں، تو آپؐ نے فرمایا، نہیں کبھی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کیونکہ فرشتوں نے ہم کو اپنے پنکھوں (بازوؤں) سے چھپا رکھا ہے، پھر وہ شخص بیٹھا اور غار کی طرف رخ کر کے پیشاب کیا تو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر یہ ہم کو دیکھ رہا ہوتا تو ایسا کیسے کرتا ؟ پھر آپ دونوں تین رات ٹھہرے الخ "

اِس حدیث کے متعلق علامہ ہیثمیؒ فرماتے ہیں :

"اِس کو طبرانیؒ نے روایت کیا ہے لیکن اس کی سند میں "یعقوب بن حمید بن کاسب" ہے۔ جس کو ابن حبانؒ وغیرہ نے ثقہ بتایا ہے اور ابو حاتمؒ وغیرہ نے اِس کی تضعیف کی ہے۔ اِس کے بقیہ رجال صحیح کے رجال ہیں[۵۴]"

اصلاً اس حدیث کا راوی یعقوب بن حمید بن الکاسب "ضعیف" نہیں بلکہ "حسن الحدیث" ہے۔ جیسا کہ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے "تقریب" میں فرمایا ہے :

صدوق ربما وهم۔

امام ذہبیؒ فرماتے ہیں :

" امام بخاریؒ کا قول ہے کہ میں نے اس میں سوائے خیر کے اور کچھ نہیں دیکھا وہ اصل میں صدوق ہے"

یحیٰی بن معینؒ نے اسے ثقہ کہا ہے۔

یحیٰی کا ایک دوسرا قول ہے کہ وہ کچھ بھی نہیں ہے۔

ابو حاتمؒ نے اسے ضعیف کہا ہے۔ ابن عدیؒ کا قول ہے کہ :

" نہ اس میں کوئی حرج ہے اور نہ ہی اس کی روایات میں۔ وہ کثیر الحدیث اور کثیر الغرائب ہے"

امام ذہبیؒ فرماتے ہیں :

" میرے نزدیک وہ علمائے حدیث میں سے ہے لیکن اس سے مناکیر و غرائب بھی مروی ہیں"

قطانؒ کا قول ہے کہ : "اِس میں پلک ہے"

---

۵۴ مجمع الزوائد للہیثمیؒ ج ۶ صفحہ ۵۴۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمہؒ نے اسے ثقہ بتایا ہے۔

اور ابنِ حبانؒ کا قول ہے:

كَانَ مِمَّنْ يَحْفَظُ وَيُصَنِّفُ۔

"یعقوب بن حمید الکاسب" کے تفصیلی ترجمہ کے لیئے التاریخ لابن معینؒ، الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ، الضعفاء والمتروکون للنسائیؒ، التاریخ الکبیر للبخاریؒ، کتاب الجرح و التعدیل لابنِ أبی حاتمؒ، الکامل فی الضعفاء لابنِ عدیؒ، میزانُ الاعتدال للذہبیؒ، معرفۃ الرّواۃ للذہبیؒ، تقریبُ التہذیب لابنِ حجرؒ، تہذیبُ التہذیب لابنِ حجرؒ، مجموع الضعفاء وَالمتروکین للسیروان، مجمع الزوائد للہیثمیؒ، فہارس مجمع الزوائد للبسیوفی الزغلول، سلسلۃُ الأحادیث الضعیفۃ وَالموضوعۃ للألبانی، سلسلۃُ الأحادیث الصحیحۃ للألبانی، الھدی اور ثقات لابن حبانؒ وغیرہ[1] کی طرف رجوع فرمائیں۔

اب جب کہ یہ معلوم اور ثابت ہو چکا ہے کہ مذکورہ بالا راوی "ضعیف" نہیں بلکہ "حسن الحدیث" اور یہ حدیث "حسن" ہے تو جبلِ ثور کے غار کے دہانہ پر شجر، عنکبوت اور کبوتروں والی تمام روایتوں کی نکارت پر دلیل قاطع ہوئی۔ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ۔

---

[1] تاریخ یحییٰ بن معینؒ ج ۲ صفحہ ۶۸۱، الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ ج ۴ صفحہ ۴۴۶-۴۴۸، الضعفاء وَالمتروکون للنسائیؒ ترجمہ ۶۱۶، التاریخ الکبیر للبخاریؒ ج ۸ صفحہ ۴۰۱، کتابُ الجرح والتعدیل لابن أبی حاتمؒ ج ۹ صفحہ ۲۰۶، الکامل فی الضعفاء لابن عدیؒ ج ۷ ترجمہ ۲۶۰۸، میزان الاعتدال للذہبیؒ ج ۴ صفحہ ۴۵۰، معرفۃ الرواۃ للذہبیؒ صفحہ ۱۹۱، تقریبُ التہذیب لابن حجرؒ ج ۲ صفحہ ۲۷۵، تہذیبُ التہذیب لابن حجرؒ ج ۱۱ صفحہ ۳۸۳، المجموع فی الضعفاء والمتروکین للسیروان صفحہ ۲۳۷، مجمعُ الزوائد للہیثمیؒ ج ۱ صفحہ ۱۲۳-۳۳۴، ج ۲ صفحہ ۱۱۹، ج ۳ صفحہ ۳۴، ج ۴ صفحہ ۲۸۷، ج ۵ صفحہ ۱۰۵، ج ۶ صفحہ ۶، ۵۴، ۱۹۳، ۳۱۹، ج ۷ صفحہ ۶، ۱۱۰، ج ۹ صفحہ ۱۹۲، ۲۹۳، ۳۲۳، فہارس مجمع الزوائد للزغلول ج ۳ صفحہ ۲۷۴، سلسلۃُ الأحادیث الضعیفۃ وَالموضوعۃ للألبانی ج ۱ صفحہ ۵۷۰، ج ۳ صفحہ ۲۶۳، ۳۳۳، سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ للألبانی ج ۱ صفحہ ۴۶۹، ج ۳ صفحہ ۲۶۲، ۴۱۱، ۹۰۵ اور الھدی ج ۲ صفحہ ۱۷۴۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ